

از عدالتِ عظمیٰ

ڈاکٹر اوما کانت ودیگر

بنام

ڈاکٹر بھیکالال جین ودیگر

تاریخ فیصلہ: 4 اکتوبر 1991

[ایم ایچ کانیا، این ایم کاسلیوال اور ایم فاطمہ بیوی، جسٹس صاحبان]

راجستھان یونیورسٹی ٹیچرز اینڈ آفیسرز (تقرری کے لئے انتخاب) ایکٹ، 1974:

دفعہ 3(1) اور 5(1)۔ الفاظ 'تقرری' اور 'ہر انتخاب کے لیے' اس کا دائرہ کار۔

دفعہ 6۔ پروفیسر کی تقرری۔ انتخابی کمیٹی۔ آئین اور طریقہ کار۔ انتخابی فہرست اور مختص فہرست کی تیاری۔ یونیورسٹی سٹڈی کی منظوری۔ انتخابی فہرست میں شامل امیدوار کی تقرری۔ مقرر کردہ امیدوار کی سبکدوشی۔ مختص فہرست میں تجویز کردہ امیدوار کی تقرری۔ اس کی صداقت۔ انتخابی فہرست میں شامل امیدوار کی تقرری کے ساتھ ہی مختص فہرست معدوم نہیں ہوتی۔ مختص فہرست میں تجویز کردہ امیدوار کی تقرری کو درست قرار دیا گیا۔ مختص فہرست کا مقصد بیان کیا گیا ہے۔

راجستھان یونیورسٹی ٹیچرز اینڈ آفیسرز (تقرری کے لئے انتخاب) ایکٹ، 1974 کی دفعہ 3(1) میں کہا گیا ہے کہ راجستھان کی کسی بھی یونیورسٹی میں کسی بھی ٹیچر کی تقرری دفعہ 5 کے تحت تشکیل دی گئی انتخابی کمیٹی کی سفارشات کے بغیر نہیں کی جائے گی، اور دفعہ 3(2) کے تحت دفعہ 3(1) کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کی گئی کوئی بھی تقرری کا عدم ہے۔ ایکٹ کی دفعہ 6(4) میں کہا گیا ہے کہ انتخابی کمیٹی سٹڈی کو اپنی سفارشات پیش کرتے ہوئے قابلیت کی بنیاد پر اس کے ذریعہ منتخب کردہ امیدواروں کی فہرست تیار کرے گی اور اسی ترتیب میں اور اساتذہ یا افسران کے عہدے کے لئے 50 فیصد خالی آسامیوں کی حد تک مختص فہرست تیار کرے گی۔

یونیورسٹی آف راجستھان نے شعبہ نباتیات میں پروفیسر کے عہدے کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ ی نے اپنی انتخابی فہرست میں ایک امیدوار کے نام کی سفارش کی جسے یونیورسٹی سنڈیکیٹ نام انتخابی کمیٹی منظور کیا اور تجویز کردہ امیدوار کو پروفیسر مقرر کیا گیا۔ درخواست گزار کا نام مختص فہرست میں شامل کیا گیا تھا جو سنڈیکیٹ کی قرارداد کے مطابق ایک سال کے لئے درست رہنا تھا۔ ابتدائی طور پر مقرر کردہ پروفیسر کی سبکدوشی کے بعد، درخواست گزار، جو مختص فہرست میں تھا، کو پروفیسر مقرر کیا گیا تھا۔ غیر منتخب امیدواروں نے ابتدائی طور پر مقرر کردہ پروفیسر کے ساتھ ساتھ اپیل کنندہ کی تقرری کو چیلنج کیا اور عدالتِ عالیہ کے سنگل جج نے انتخابی کمیٹی کے آئین کو درست قرار دیا لیکن اپیل کنندہ کی تقرری کو اس بنیاد پر غیر قانونی قرار دیا کہ ایک بار انتخابی کمیٹی کے ذریعہ منتخب کردہ شخص کی تقرری کے بعد مختص فہرست ختم ہو جاتی ہے اور مختص فہرست میں نامزد شخص کو مستقبل کی خالی جگہ پر تعینات نہیں کیا جاسکتا ہے۔

اپیل پر عدالتِ عالیہ کے ڈویژن بنچ نے سنگل جج کے حکم کو برقرار رکھتے ہوئے کہا کہ انتخابی کمیٹی کے ذریعہ منتخب کردہ شخص مختص فہرست میں شامل ہونے کے بعد معدوم ہو جاتا ہے اور اگر اس کے بعد کچھ خالی ہو جاتا ہے تو انتخابی کمیٹی کا ایک نیا طریقہ کار شروع کیا جانا چاہئے۔ عدالتِ عالیہ کے ڈویژن بنچ کے حکم کے خلاف اس عدالت میں اپیلیں دائر کی گئیں۔

ایپلوں کی اجازت دیتے ہوئے اور عدالتِ عالیہ کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہوئے، اس عدالت نے،

قرار دیا گیا کہ: 1. استعفیٰ، سبکدوشی، ترقی یا کسی اور وجہ سے متوقع یا مستقبل کی خالی آسامیوں کی ہنگامی صورتحال کو پورا کرنے کے لئے ایک مختص فہرست ہمیشہ تیار کی جاتی ہے۔ ایسا اس حقیقت کو مد نظر رکھتے ہوئے کیا جاتا ہے کہ ایک نئی انتخابی کمیٹی کی تشکیل میں کافی وقت لگتا ہے جس کا طریقہ کار پیچیدہ ہے اور طلبہ برادری کے مفاد کو مد نظر رکھتے ہوئے ایڈہاک تقرریوں سے گریز کیا جاتا ہے۔

عدالتِ عالیہ نے مختص فہرست کے دائرہ کار کو صرف اس عہدے کے خلاف محدود کرنے میں واضح غلطی کی جس کے لئے انتخاب کیا گیا تھا اور جو اس کے مطابق مختص فہرست میں صرف موجودہ شخص کے لئے دستیاب ہو سکتا ہے اگر مرکزی فہرست میں سفارش کردہ شخص اس عہدے پر شامل نہیں ہوتا ہے۔ لہذا یہ خیال غلط تھا کہ ابتدائی طور پر تعینات پروفیسر کی سبکدوشی کے بعد پروفیسر کی مستقل خالی جگہ پیدا ہونے کے بعد ایک بار پھر ایک نئی انتخابی کمیٹی تشکیل دی جانی چاہیے تھی اور انتخابی کمیٹی کی تیار کردہ مختص فہرست سے اس عہدے پر کوئی تقرری نہیں کی جاسکتی تھی۔ عدالتِ عالیہ کے

ذریعے دی گئی تشریح راجستھان یونیورسٹی ٹیچرس اینڈ آفیسرز (تقرری کے لئے انتخاب) ایکٹ، 1974 کی دفعہ 6 کی دفعہ 3(1)، دفعہ 5 یا ذیلی دفعہ (4) کی کسی بھی شق سے ثابت نہیں ہے۔

1974 کے ایکٹ کی دفعہ 5 میں صرف انتخابی کمیٹی کی تشکیل کا اہتمام کیا گیا ہے اور دفعہ 5 کی ذیلی دفعہ (1) میں استعمال ہونے والے الفاظ 'ہر انتخاب کے لیے' کا مطلب صرف یہ ہے کہ یونیورسٹی میں کسی استاد یا افسر کے ہر انتخاب کی صورت میں مذکورہ دفعہ 5 کی ذیلی دفعہ (1) میں مذکور افراد پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی جائے گی۔

3.1 دفعہ 5 اور دفعہ 6(4) کا مطالعہ کرنے سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ تشکیل دی گئی انتخابی کمیٹی نہ صرف قابلیت کی بنیاد پر اس کے ذریعہ منتخب کردہ امیدواروں کی سفارش کرے گی بلکہ 50 فیصد خالی آسامیوں کی حد تک ایک مختص فہرست تیار کرے گی اور مختص فہرست میں رکھے گئے افراد کو متعلقہ عہدے کے لئے منتخب سمجھا جائے گا اور اگر کوئی خالی جگہ ہے تو وہ تقرری کے حقدار ہوں گے۔ مختص فہرست کی قانونی مدت کے دوران پیدا ہوا۔ مختص فہرست میں رکھے گئے افراد کی موزوں سیت کا فیصلہ انتخابی کمیٹی کے ذریعہ بھی کیا جاتا ہے جو یونیورسٹی میں ٹیچر کے انتخاب کے لئے تشکیل دی جاتی ہے۔ لہذا اس میں کوئی غلطی نہیں پائی جاسکتی کہ انتخابی کمیٹی کی جانب سے مختص فہرست میں تجویز کردہ ملازم کو ٹیچر کے متعلقہ عہدے کے لئے منتخب نہیں کیا گیا۔

4. فوری معاملے میں، ابتدائی طور پر مقرر کردہ پروفیسر کچھ عرصے بعد سبکدوش ہونے والا تھا۔ لہذا، ایک اور شخص کا انتخاب کرنا اور اسے مستقل خالی جگہ پر تقرری کے لئے مختص فہرست میں رکھنا بالکل درست تھا جو ابتدائی طور پر مقرر کردہ پروفیسر کی سبکدوشی کی وجہ سے جلد ہی متوقع تھا۔ انتخابی کمیٹی نے درخواست گزار کے نام کو مختص فہرست میں شامل کرنے کی منظوری دی اور سفارش کی کہ وہ پروفیسر کے عہدے پر تقرری کے لئے موزوں ہے۔ سنڈیکیٹ جو یونیورسٹی کا اعلیٰ ترین ایگزیکٹو باڈی ہے، نے بھی درخواست گزار کے نام کو مختص فہرست میں شامل کرنے کی منظوری دی تھی۔ لہذا، اپیل کنندہ کا انتخاب اور تقرری درست ہے۔

5. یہ طے شدہ ہے کہ تعلیمی اداروں سے متعلق معاملات میں اگر دو تشریحات ممکن ہوں تو عدالتیں عام طور پر اس تشریح کو قبول کرنے سے ہچکچاتی ہیں جو ایسے تعلیمی اداروں کی جانب سے کیے گئے طویل لائحہ عمل اور فیصلے کو پریشان اور الٹ دے گی اور ایسے تعلیمی اداروں کی جانب سے کی جانے والی تشریح کو قبول کرے گی۔

ایسلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 4094 اور 4095، سال 1991۔

راجستھان عدالتِ عالیہ کے 6.3.1991 کے فیصلے اور حکم سے ڈی بی دیوانی اسپیشل اپیل (رٹ) نمبر 48 اور 50، سال 1990 میں۔

پی پی راؤ، ایم کے رام مورتی، ایس کے سنگھ، سدھانشو اتریا، سشیل کمار جین، مس بینا گپتا، منوج سورپ، مس للٹا کوہلی، آراف نریمین اور مسز بینو ٹمٹا نے شرکت کی۔

عدالت کا فیصلہ کاسلیوال جسٹس نے سنایا، خصوصی اجازت کی منظوری دی گئی۔

مختصر طور پر بیان کردہ حقائق یہ ہیں کہ راجستھان یونیورسٹی نے شعبہ نباتات میں پروفیسر کے عہدے کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ راجستھان یونیورسٹی ٹیچرس اینڈ آفیسرز (تقرری کے لئے انتخاب) ایکٹ، سال 1974 (اس کے بعد 'ایکٹ'، سال 1974 کے نام سے جانا جاتا ہے) کی دفعہ 5 کے تحت تشکیل دی گئی انتخابی کمیٹی نے 20 جون، 1989 کو انٹرویو لیا اور ڈاکٹر جی ایس ناتھات کو بوٹنی میں پروفیسر کے عہدے کے لئے منتخب کیا۔ انتخابی کمیٹی نے مختص فہرست میں ڈاکٹر اوما کانت کا نام درج کیا تھا۔ یونیورسٹی کے سنڈیکیٹ نے اس فہرست کو منظور کیا اور ڈاکٹر ناتھات کو مذکورہ عہدے پر مقرر کیا۔ ڈاکٹر ناتھات 30 ستمبر، 1989 کو سبکدوش ہوئے اور ڈاکٹر اوما کانت جو پہلے ہی منتخب اور مختص فہرست میں رکھے گئے تھے، کو شعبہ نباتات میں پروفیسر مقرر کیا گیا۔ ڈاکٹر بھکلال، ڈاکٹر شیو شرما، ڈاکٹر سدھا کر مشرا اور ڈاکٹر ٹی این بھاردواج، جنہیں منتخب نہیں کیا گیا تھا، نے ابتدائی طور پر ڈاکٹر ناتھات کی تقرری کو اس بنیاد پر چیلنج کرتے ہوئے عدالتِ عالیہ میں ایک رٹ پٹیشن دائر کی تھی کہ انتخابی کمیٹی قانون کے مطابق تشکیل نہیں دی گئی تھی اور یہ اعتراض بھی اٹھایا گیا تھا کہ ایک بار منتخب شخص اس عہدے پر آجاتا ہے، مختص فہرست خود ہی ختم ہو گئی۔ اس کے بعد ڈاکٹر بھیکل لال و دیگر نے ڈاکٹر اوما کانت کو بھی رٹ پٹیشن میں مدعا علیہان میں سے ایک کے طور پر شامل کیا۔ مدعا علیہان نے رٹ پٹیشن پر اپنے جواب میں کہا کہ انتخابی کمیٹی کی تشکیل مناسب طریقے سے کی گئی تھی۔ ڈاکٹر اوما کانت کی تقرری درست طور پر کی گئی تھی کیونکہ مختص فہرست کی زندگی ابتدائی طور پر چھ ماہ کے لئے تھی اور بعد میں 3.12.1983 کو سنڈیکیٹ کی ایک قرارداد کے ذریعہ اسے ایک سال تک بڑھادیا گیا تھا۔ فاضل سنگل جج نے کہا کہ انتخابی کمیٹی کی تشکیل درست ہے لیکن مختص فہرست سے ڈاکٹر اوما کانت کی تقرری کے سلسلے میں یہ کہا گیا تھا کہ انتخابی کمیٹی کے ذریعہ منتخب کردہ شخص کی تقرری کے بعد مختص فہرست ختم ہو جاتی ہے اور مختص فہرست میں نامزد شخص کو مستقبل میں خالی جگہ پر تعینات

نہیں کیا جاسکتا ہے۔ ڈاکٹر اوما کانت کی تقرری کو غیر قانونی قرار دیا گیا تھا اور ہدایت دی گئی تھی کہ ڈاکٹر اوما کانت کو پروفیسر آف بوٹنی کے مذکورہ عہدے سے ہٹایا جائے۔ ڈاکٹر اوما کانت کے ساتھ ساتھ راجستھان یونیورسٹی دونوں نے ڈویژن پنچ کے سامنے خصوصی اپیل دائر کی۔ عدالت عالیہ کے ڈویژن پنچ نے 6 مارچ 1991 کو ایک مشترکہ حکم کے ذریعہ فاضل سنگل جج کے حکم کو برقرار رکھا اور اپیلیں خارج کر دیں۔ ڈویژن پنچ نے ایکٹ 1974 کی دفعات 3، 5 اور 6 پر غور کرنے کے بعد کہا کہ مختص فہرست کی تیاری کا مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر نمبر 1 پر منتخب شخص شامل نہیں ہوتا ہے تو مختص فہرست میں اگلے شخص کا تقرر کیا جائے۔ لیکن اگر انتخابی کمیٹی کے ذریعہ منتخب کردہ شخص کو تقرری دی جاتی ہے اور وہ شامل ہو جاتا ہے تو، کمیٹی کے ذریعہ کیا گیا انتخاب ختم ہو جاتا ہے اور مختص فہرست کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا ہے اور وہ معدوم ہو جاتا ہے۔ یہ بھی کہا گیا تھا کہ انتخابی کمیٹی کے ذریعہ منتخب کردہ شخص کے شامل ہونے کے بعد، اس عہدے کو پر کر دیا جاتا ہے اور کچھ خالی جگہ پیدا ہوتی ہے، اس کے بعد ایک نیا اور نئی انتخابی کمیٹی کا طریقہ کار شروع کرنا ہوگا کیونکہ یہ انتخابی کمیٹی کی سفارشات پر عہدے کو پر کرنے کے بعد مستقبل میں خالی ہونے کا معاملہ ہوگا۔

عدالت عالیہ کی ڈویژن پنچ کے حکم سے نالاں ہو کر ڈاکٹر اوما کانت کے ساتھ ساتھ یونیورسٹی نے خصوصی اجازت دے کر اپیل کی ہے۔

اس تنازعہ کو سمجھنے کے لئے ہم ایکٹ کی کچھ متعلقہ توضیحات، سال 1974 کا حوالہ دیں گے۔ دفعہ 3، 5 اور 6 کی متعلقہ توضیحات درج ذیل ہیں:

دفعہ 3- اساتذہ اور افسران کی تقرریوں پر پابندیاں:

(1) متعلقہ قانون میں کچھ بھی موجود ہونے کے باوجود، جیسا کہ اس ایکٹ کے آغاز سے، راجستھان کی کسی بھی یونیورسٹی میں کسی بھی ٹیچر یا کسی افسر کی تقرری دفعہ 5 کے تحت تشکیل دی گئی انتخابی کمیٹی کی سفارشات کے بغیر نہیں کی جائے گی۔

(2) ذیلی دفعہ (3) کے علاوہ کسی بھی یونیورسٹی میں ذیلی دفعہ (1) کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کسی استاد یا افسر کی ہر تقرری کا عدم ہوگی۔

دفعہ 5- انتخابی کمیٹی کی تشکیل

(1) کسی یونیورسٹی میں کسی استاد یا افسر کے ہر انتخاب کے لئے مندرجہ ذیل پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی جائے گی:

(1) متعلقہ یونیورسٹی کا وائس چانسلر، جو کمیٹی کا چیئر مین ہوگا۔

(ii) ایک ممتاز ماہر تعلیم کو چانسلر کی طرف سے ایک سال کی مدت کے لئے نامزد کیا جائے گا۔

(iii) ایک ممتاز ماہر تعلیم کو ریاستی حکومت کی طرف سے ایک سال کی مدت کے لئے نامزد کیا جائے گا۔

(iv) سنڈیکیٹ کے ایک رکن کو ریاستی حکومت کی طرف سے ایک سال کی مدت کے لئے نامزد کیا جائے گا۔ اور

(5) ایسے دیگر افراد جو شیڈول کے کالم 2 میں بیان کردہ اساتذہ اور افسران کے انتخاب کے لئے اس کے کالم 1 میں بیان کردہ ارکان ہیں۔

دفعہ 6- انتخابی کمیٹی کا طریقہ کار

(1) دفعہ 5 کے تحت تشکیل دی گئی انتخابی کمیٹی کے اجلاس کے لئے درکار کورم پانچ سے کم نہیں ہوگا، جس میں سے کم از کم دو ماہرین ہوں گے، اگر انتخاب لیکچرار کے عہدے یا اس کے مساوی استاد کے کسی دوسرے عہدے کے لئے کیا جائے۔ غیر تدریسی عہدوں کے انتخاب کے لئے انتخابی کمیٹی کے اجلاس کے لئے درکار کورم انتخابی کمیٹی کے ممبروں کی تعداد کے نصف سے کم نہیں ہوگا، جس میں سے کم از کم ایک ماہر ہوگا۔

(2) انتخابی کمیٹی سنڈیکیٹ کو اپنی سفارشات پیش کرے گی، اگر سنڈیکیٹ انتخابی کمیٹی کی سفارشات کو مسترد کرتا ہے تو متعلقہ یونیورسٹی کا وائس چانسلر سنڈیکیٹ کی جانب سے دی گئی ناپسندیدگی کی وجوہات کے ساتھ ایسی سفارشات چانسلر کو پیش کرے گا اور اس پر چانسلر کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

(3) ہر انتخابی کمیٹی متعلقہ یونیورسٹی کے متعلقہ قانون میں کسی افسر کے استاد کے عہدے کے لئے مقرر کردہ قابلیت کی پابند ہوگی۔

(4) انتخابی کمیٹی ذیلی دفعہ (2) کے تحت سنڈیکیٹ کو اپنی سفارشات پیش کرتے ہوئے قابلیت کے لحاظ سے امیدواروں کے انتخاب کی فہرست تیار کرے گی اور اسی ترتیب میں اور اساتذہ یا افسران کے عہدے پر 50 فیصد خالی آسامیوں کی حد تک ایک مختص فہرست تیار کرے گی جس کے لئے دفعہ 5 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت انتخابی کمیٹی تشکیل دی گئی تھی اور مرکزی فہرست اور مرکزی فہرست ارسال کرے گی۔ مختص فہرست سنڈیکیٹ کو اپنی سفارشات کے ساتھ۔

ابتدائی طور پر مختص فہرست سنڈیکیٹ ایل کی 10 جولائی 1978 کی قرارداد کے مطابق سنڈیکیٹ کی منظوری کی تاریخ سے چھ ماہ تک درست رہے گی اور بعد میں سنڈیکیٹ نے 3 جولائی 1983 کو اپنے خصوصی اجلاس میں منظور کردہ اپنی قرارداد کے ذریعہ فیصلہ کیا کہ ملازمین کے انتخاب کے لئے انتخابی کمیٹی کی طرف سے تجویز کردہ مختص فہرست کو چھ ماہ کے بجائے ایک سال کے لئے درست سمجھا جائے۔ یونیورسٹی کے مطابق ایسا ایڈہاک تقرریوں کو کم کرنے کے لئے کیا گیا تھا اور اس لئے بھی کہ مستقلی سے انتخاب میں بہت وقت لگتا ہے۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ سنڈیکیٹ نے 10 جولائی 1978 کو ہونے والے اپنے اجلاس میں یہ فیصلہ کیا تھا کہ:

(i) ہر انتخابی کمیٹی مناسب امیدواروں کی ایک مختص فہرست تیار کر سکتی ہے جو ان عہدوں کی تعداد کے 50 فیصد سے زیادہ نہ ہو جن کے لئے خالی عہدے موجود ہیں (جزوی خالی جگہوں کو گول کیا جائے یا اگلے پورے نمبر پر رکھا جائے) اور انہیں ترجیحی ترتیب میں رکھا جائے۔

(ii) تیار کردہ مختص فہرست کو انتخابی کمیٹی (کمیٹیوں) کی سفارشات کی سنڈیکیٹ کی منظوری کی تاریخ سے چھ ماہ تک درست سمجھا جائے گا۔

(iii) سفارشات کی منظوری کے چھ ماہ کے دوران کیڈر کے اندر پیدا ہونے والی خالی آسامیوں پر، موزوں پائے جانے والے اور مختص فہرست میں رکھے گئے امیدواروں کو انتخابی کمیٹی کے ذریعہ دی گئی ترجیحی ترتیب میں مقرر کیا جائے۔

جیسا کہ پہلے ہی ذکر کیا گیا ہے کہ چھ ماہ کی مدت کو بعد میں 3.12.1983 کی قرارداد کے ذریعہ ایک سال تک بڑھا دیا گیا تھا۔ یونیورسٹی نے واضح موقف اختیار کیا ہے کہ 1978 سے نہ صرف راجستھان یونیورسٹی بلکہ ریاست راجستھان کی دیگر تمام یونیورسٹیوں میں مختص فہرست تیار کی جاتی ہے اور استعفیٰ، سبکدوشی یا پروموشن کی وجہ سے پیدا ہونے والی مستقبل کی خالی آسامیوں پر مختص فہرست سے

تقرریاں کی جارہی ہیں۔ راجستھان یونیورسٹی کے مختلف شعبوں میں مختص فہرست سے 1978 سے 1990 تک مرکزی فہرست میں شامل ہونے والے افراد کی تقرریوں کی ایک لمبی فہرست اس عدالت کے سامنے ایک اضافی حلف نامہ کے ذریعہ پیش کی گئی ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ رٹ پٹیشن دائر کرنے والے درخواست گزاروں میں سے ڈاکٹر ٹی این بھاردواج کو خود مختص فہرست میں رکھا گیا تھا اور اس کے بعد ڈاکٹر پی کھنہ کی پروفیسر کے طور پر ترقی کی وجہ سے ریڈر کے عہدے پر تقرری کی گئی تھی۔

ایکٹ 1974 کی دفعہ 3(1) میں یہ پابندی عائد کی گئی ہے کہ راجستھان کی کسی بھی یونیورسٹی میں دفعہ 5(1) کے تحت تشکیل دی گئی انتخابی کمیٹی کی سفارشات کے بغیر کسی بھی ٹیچر کی تقرری نہیں کی جائے گی، اور دفعہ 3(2) کے تحت دفعہ 3 کی ذیلی دفعہ (1) کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کی گئی کوئی بھی تقرری کا عدم ہوگی۔ موجودہ معاملے میں ڈاکٹر اوماکانٹ کی سفارش دفعہ 5 کے تحت تشکیل دی گئی انتخابی کمیٹی نے کی تھی۔ دفعہ 5 میں صرف انتخابی کمیٹی کی تشکیل کا اہتمام کیا گیا ہے۔ عدالتِ عالیہ نے پایا ہے کہ انتخابی کمیٹی کے آئین میں دفعہ 5 کی کوئی خلاف ورزی نہیں کی گئی ہے اور مدعا علیہان کی طرف سے مذکورہ فیصلے کو ہمارے سامنے چیلنج نہیں کیا گیا ہے۔ دفعہ 6 میں انتخابی کمیٹی کے طریقہ کار کا اہتمام کیا گیا ہے اور دفعہ 6 کی ذیلی دفعہ (4) میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ انتخابی کمیٹی قابلیت کی بنیاد پر اس کے ذریعہ منتخب کردہ امیدواروں کی فہرست تیار کرے گی اور اسی ترتیب میں اور اساتذہ یا افسران کے عہدے پر 50 فیصد خالی آسامیوں کی حد تک مختص فہرست تیار کرے گی جس کے لئے انتخابی کمیٹی تشکیل دی گئی تھی۔ سنڈیکیٹ نے 10 جولائی 1978 کو اپنی قرارداد میں فیصلہ کیا تھا کہ انتخابی کمیٹی کی جانب سے تجویز کردہ مختص فہرست سنڈیکیٹ کی منظوری کی تاریخ سے چھ ماہ تک درست ہوگی جسے بعد میں 3 جولائی 1983 کو منظور کردہ قرارداد میں چھ ماہ کے بجائے ایک سال تک بڑھا دیا گیا تھا۔ ہمارے خیال میں عدالتِ عالیہ کا یہ خیال غلط تھا کہ 30 ستمبر 1989 کو ڈاکٹر جی ایس ناتھوات کی سبکدوشی کے بعد پروفیسر کی مستقل خالی جگہ پیدا ہونے کے بعد ایک بار پھر ایک نئی انتخابی کمیٹی تشکیل دی جانی چاہیے تھی اور 20 جون کو انتخابی کمیٹی کے ذریعہ تیار کردہ مختص فہرست میں سے اس عہدے پر کوئی تقرری نہیں کی جاسکتی تھی۔ دفعہ 6(4) میں واضح طور پر اساتذہ یا افسروں کے عہدے پر 50 فیصد خالی آسامیوں کی حد تک مختص فہرست تیار کرنے کا اہتمام کیا گیا تھا جس کے لئے انتخابی کمیٹی تشکیل دی گئی تھی۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ 20 جون 1989 کو انتخابی کمیٹی کے ذریعہ تیار کردہ مین لسٹ اور مختص فہرست کو سنڈیکیٹ نے منظور کیا تھا۔ ہم یونیورسٹی کی اس دلیل سے اتفاق

کرتے ہیں کہ استعفیٰ، سبکدوشی، ترقی یا کسی اور وجہ سے متوقع یا مستقبل کی خالی آسامیوں کی ہنگامی صورتحال کو پورا کرنے کے لئے ایک مختص فہرست ہمیشہ تیار کی جاتی ہے۔ ایسا اس حقیقت کو مد نظر رکھتے ہوئے کیا جاتا ہے کہ ایک نئی انتخابی کمیٹی کی تشکیل میں کافی وقت لگتا ہے جس کا طریقہ کار پیچیدہ ہے اور طلبہ برادری کے مفاد کو مد نظر رکھتے ہوئے ایڈہاک تقرریوں سے گریز کیا جاتا ہے۔ موجودہ معاملے میں انتخابی کمیٹی بوٹنی میں پروفیسر کے انتخاب کے لئے تشکیل دی گئی تھی اور اس طرح کی انتخابی کمیٹی نے درخواست گزار ڈاکٹر اوماکانٹ کے نام کو مختص فہرست میں منظوری دی تھی اور سفارش کی تھی کہ وہ بوٹنی میں پروفیسر کے عہدے پر تقرری کے لئے موزوں ہیں۔ سنڈیکیٹ جو یونیورسٹی کا اعلیٰ ترین ایگزیکٹو باڈی ہے، نے مختص فہرست میں ڈاکٹر اوماکانٹ کے نام کو بھی منظوری دی تھی جو ایک سال تک درست رہی اور ہم جواب دہندگان کی جانب سے اٹھائے گئے اس اعتراض کو قبول نہیں کر سکتے کہ مرکزی فہرست میں سفارش کردہ شخص کے عہدے میں شامل ہوتے ہی مختص فہرست ختم ہو جاتی ہے۔ موجودہ معاملے میں ڈاکٹر جی ایس ناتھاتو کا انتخاب 20 جون 1989 کو کیا گیا تھا اور وہ 30 ستمبر 1989 کو سبکدوش ہونے والے تھے اور ان حالات میں ایک اور شخص کا انتخاب کرنا اور اسے مستقل خالی جگہ پر تقرری کے لئے مختص فہرست میں رکھنا بالکل درست تھا جو ڈاکٹر ناتھاتو کی سبکدوشی کی وجہ سے جلد ہی متوقع تھا۔ عدالتِ عالیہ نے مختص فہرست کے دائرہ کار کو صرف اس عہدے کے خلاف محدود کرنے میں واضح غلطی کی جس کے لئے انتخاب کیا گیا تھا اور جو عدالتِ عالیہ کے مطابق مختص فہرست میں موجود شخص کے لئے صرف اسی صورت میں دستیاب ہو سکتا ہے جب مرکزی فہرست میں سفارش کردہ شخص اس عہدے پر شامل نہ ہو۔ اس طرح کی تشریح ایکٹ کی دفعہ 3(1)، دفعہ 5 یا 1974 کی دفعہ 6 کی ذیلی دفعہ (4) میں سے کسی سے بھی ظاہر نہیں ہوتی ہے۔ عدالتِ عالیہ نے موقف اختیار کیا کہ دفعہ 3 کی ذیلی دفعہ (1) میں تقرری کا مطلب ابتدائی طور پر مقرر کیا جائے گا۔ پھر دفعہ 5 کی ذیلی دفعہ (1) میں کہا گیا ہے کہ یونیورسٹی میں کسی استاد کے ہر انتخاب کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی جائے گی جس میں مذکور افراد شامل ہوں گے۔ عدالتِ عالیہ نے کہا کہ "ہر انتخاب کے لئے" الفاظ بہت مناسب ہیں اور جب دفعہ 3(1) اور 3(2) کے ساتھ پڑھا جاتا ہے، تو اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ جب بھی کسی عہدے کے لئے مستقل خالی جگہ ہوتی ہے، تو ایک انتخابی کمیٹی تشکیل دی جاتی ہے۔ جب ڈاکٹر جی ایس ناتھاتو 30 ستمبر 1989 کو سبکدوش ہوئے تو ایک مستقل خالی جگہ پیدا ہوئی اور اس لئے نئے سرے سے ایک انتخابی کمیٹی تشکیل دی جانی چاہئے تھی۔

ہمارے خیال میں عدالتِ عالیہ نے مذکورہ بالا نقطہ نظر کو اختیار کرتے ہوئے صرف انتخابی کمیٹی کی تشکیل کا اہتمام کیا تھا اور دفعہ 5 کی ذیلی دفعہ (1) میں استعمال ہونے والے الفاظ "ہر انتخاب کے لئے" کا مطلب صرف یہ ہے کہ کسی استاد یا یونیورسٹی میں کسی افسر کے ہر انتخاب کی صورت میں مذکورہ دفعہ کی ذیلی شق (1) سے (5) میں مذکور افراد پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی جائے گی۔ جہاں تک موجودہ معاملے کا تعلق ہے، یہاں تک کہ عدالتِ عالیہ بھی اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ بوٹنی میں پروفیسر کے انتخاب کے لئے تشکیل دی گئی کمیٹی مناسب تھی اور ایکٹ، سال 1974 کی دفعہ 5 کی دفعات کے مطابق تھی۔ درخواست گزار ڈاکٹر اوماکانت کو بوٹنی میں پروفیسر کے عہدے کے لئے موزوں پایا گیا تھا اور ان کے نام کی سفارش ایکٹ 1974 کی باقاعدہ طور پر تشکیل شدہ انتخابی کمیٹی دفعہ 6(4) نے مختص فہرست میں کی تھی، جس میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ انتخابی کمیٹی ذیلی دفعہ (2) کے تحت سنڈیکیٹ کو اپنی سفارشات پیش کرتے ہوئے قابلیت کے مطابق اس کے ذریعہ منتخب کردہ امیدواروں کی فہرست تیار کرے گی اور مزید مختص فہرست تیار کرے گی۔ یہی حکم اور اسانڈہ یا افسروں کے عہدوں کے لئے ٹی کی 50 فیصد خالی آسامیوں کی حد تک۔ اس طرح دفعہ 5 اور دفعہ 6(4) کو پڑھنے سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ تشکیل دی گئی انتخابی کمیٹی نہ صرف قابلیت کے لحاظ سے اس کے ذریعہ منتخب کردہ امیدواروں کی سفارش کرے گی بلکہ 50 فیصد خالی آسامیوں کی حد تک مختص فہرست تیار کرے گی اور مختص فہرست میں رکھے گئے افراد کو متعلقہ عہدے کے لئے منتخب سمجھا جائے گا اور اگر کوئی خالی جگہ ہے تو وہ تقرری کے حقدار ہوں گے۔ مختص فہرست کی قانونی مدت کے دوران پیدا ہوا۔ مختص فہرست میں رکھے گئے افراد کی موزونیت کا فیصلہ انتخابی کمیٹی کے ذریعہ بھی کیا جاتا ہے جو یونیورسٹی میں ٹیچر کے انتخاب کے لئے تشکیل دی جاتی ہے۔ لہذا اس میں کوئی غلطی نہیں پائی جاسکتی کہ انتخابی کمیٹی کی جانب سے مختص فہرست میں تجویز کردہ ملازم کو ٹیچر کے متعلقہ عہدے کے لئے منتخب نہیں کیا گیا۔ ہمارے خیال میں مختص فہرست تیار کرنے کا مقصد ہی ناکام ہو جائے گا اگر عدالتِ عالیہ کے اس نقطہ نظر کو تسلیم کر لیا جائے کہ ایک بار انتخابی کمیٹی کے ذریعہ منتخب کردہ کوئی شخص اس عہدے میں شامل ہو جاتا ہے تو کمیٹی کے ذریعہ کیا گیا انتخاب ختم ہو جاتا ہے اور مختص فہرست کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا اور وہ معدوم ہو جاتی ہے۔ مختص فہرست کو ایک سال کی طویل مدت تک زندہ رکھنے کا کوئی مطلب یا مقصد نہیں تھا، کیونکہ اس عہدے کے لئے منتخب ہونے والے کسی بھی شخص سے ایک سال کی اتنی طویل مدت تک شامل نہ ہونے کی توقع نہیں کی جاسکتی ہے۔

اگر ہم اس معاملے کو دوسرے زاویے سے دیکھیں تو یہ واضح ہو جائے گا کہ یونیورسٹی کے مطابق راجستھان کی تمام یونیورسٹیوں میں ایسا طریقہ کار رائج ہے کہ مختص فہرست کی قانونی مدت کے دوران خالی عہدے پر تقرری کے لئے مختص فہرست کا استعمال کیا جاتا ہے، اور مختص فہرست سے پچھلی دہائی میں متعدد تقرریاں کی گئی ہیں۔ یونیورسٹی نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر عدالتِ عالیہ کے نقطہ نظر کو درست پایا جاتا ہے تو اس سے یونیورسٹی میں افراطِ تفری کی صورتحال پیدا ہوگی کیونکہ مختص فہرست سے اب تک کی گئی تمام تقرریاں ناقابلِ تسخیر ہو جائیں گی۔ یہ بات اچھی طرح طے شدہ ہے کہ تعلیمی اداروں سے متعلق معاملات میں اگر دو تشریحات ممکن ہوں تو عدالتیں عام طور پر اس تشریح کو قبول کرنے سے ہچکچاتی ہیں جو ایسے تعلیمی اداروں کی جانب سے کیے گئے طویل لائحہ عمل اور فیصلے کو پریشان اور الٹ دے گی اور ایسے تعلیمی اداروں کی جانب سے کی جانے والی تشریح کو قبول کرے گی۔

نتیجتاً، ہم ان ایپلوں کی اجازت دیتے ہیں، عدالتِ عالیہ کے متنازعہ فیصلے کو خارج کرتے ہیں اور راجستھان یونیورسٹی میں نباتات میں پروفیسر کے عہدے پر اپیل کنندہ ڈاکٹر اوما کانت کے انتخاب اور تقرری کو جائز قرار دیتے ہیں۔

اپیلیں منظور کی جاتی ہیں۔